36875 ـ حج كى ادائيگي افضل ہےكہ صدقہ كرنا ؟

سوال

اگركسى شخص نے فريضہ حج كى ادائيگي كرلى ہو توكيا اس كے ليے نفلى حج كى ادائيگي افضل ہوگى يا اس مال كوصدقہ كرنا افضل ہوگا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اصل تويہى ہے كہ حج كے اخراجات جتنامال صدقہ كرنے سے نفلى حج كى ادائيگي افضل اوربہتر ہے ، ليكن بعض اوقات ايسے اسباب پيدا ہوسكتے ہيں جوصدقہ كونفلى حج كى ادائيگي سے افضل كرديتے ہيں ، مثلا : اگرجہاد فى سبيل اللہ ميں صدقہ كرنا يا پھردعوت وتبليغ كے ليے ، يا كسى ايسى قوم پرصدقہ كرنا جواضطرارى حالت ميں ہوں اورخاص كرجب وہ اس كے اقرباء ورشتہ دارہوں ـ

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

شرعى طريقہ پرحج كرنا اس صدقہ سے افضل ہے جوواجب نہيں ، ليكن اگر اس كے اقرباء ورشتہ دار محتاج ہوں توان پرصدقہ كرنا افضل ہوگا ، اوراسى طرح اگركوئي قوم اس كے نفقہ كے محتاج ہوں ، ليكن اگردونوں ہى نفلى ہوں تواس حالت ميں نفلى حج افضل ہوگا كيونكہ يہ بدنى اورمالى عبادت ہے ، اوراسى طرح قربانى اورعقيقہ كرنا اس كى قيمت صدقہ كرنے سے افضل ہے ، ليكن اس ميں شرط يہ ہے كہ : وہ راستے ميں واجب پرعمل كرے اورحرام كردہ سے اجتناب كرے ، اورنماز پنجگانہ كى ادائيگي كرے ، اوربات چيت ميں سچ بولے اورامانت كى ادائيگي كرے اوركسى دوسرے پرظلم وستم نہ كرے ـ اھـ

ديكھيں : الاختيارات صفحہ نمبر (206) ـ

اورشيخ ابن بازرحمہ اللہ تعالى كاكہناہے كہ :

جوشخص بھى اپنے قصد كواللہ تعالى كے ليے خالص كرے اوريہ عبادت شرعى طريقہ پربجالائے تواس كا حج وعمرہ كرنا اس كے اخراجات كا صدقہ كرنے سے افضل ہے ، صحيح راويت ميں نبى صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ثابت ہے كہ:

(عمرہ دوسرے عمرہ کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہے ، اورحج مبرور کا اجرجنت کےعلاوہ کچھ نہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (1773) صحیح مسلم حدیث نمبر (1349) ۔

اورایک دوسری راویت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا :

(رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1782) صحیح مسلم حدیث نمبر (1256) ۔ اھـ

اورایک جگہ پران کا کہنا ہے :

جس نے فریضہ حج کی ادائیگي کرلی ہوتواس کے لیے افضل اوربہتر یہ ہے کہ وہ دوسرے حج کا خرچہ اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے صدقہ کردیا جائے کیونکہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گيا کہ کونسا عمل سب سے بہتر ہے توآپ نے فرمایا :

(اللہ تعالی اور اس کےرسول پرایمان لانا ، آپ سے کیا گيا اس کے بعد کونسا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالی کے راستے میں جہادکرنا ، آپ سےکہا گيا کہ اس کے بعدکونسا ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : حج مبرور) صحیح بخاری حدیث نمبر (26) صحیح مسلم حدیث نمبر (83) ۔

تونبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کوجہاد کے بعد رکھا ہے ، اوراس حج سے نفلی حج مراد ہے کیونکہ فرضی حج تواستطاعت ہونے کی صورت میں دین اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے ۔

اورصحیحین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :

(جس کسی نے بھی کسی غازی کوتیارکیا گویا کہ اس نے بھی جہاد کیا ، اورجس نے اس کے اہل وعیال میں خیرکے ساتھ دیکھ بھال کی اس نے بھی جہاد کیا) ۔

اوراس میں کوئي شک وشبہ والی بات نہیں کہ اللہ تعالی کے راستے میں جہادکرنے والے مالی تعاون کے زیادہ اورشدت کے محتاج ہیں ، اوران میں اپنا مال خرچ کرنا مندرجہ بالااوردوسری احادیث کی روشنی میں نفل میں خرچ کرنے سے افضل اوربہتر ہے ۔ اھـ

اورشیخ ابن بازرحمہ اللہ تعالی کا یہ بھی کہنا ہے :

جس شخص نے فریضہ حج اورعمرہ کی ادائیگي کرلی ہواس کے بہتراورافضل یہ ہے کہ وہ نفلی حج وعمرہ کے اخراجات اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنےوالوں کےتعاون میں ادا کرے ، کیونکہ شرعی جہاد نفلی حج اورعمرہ

سے بہتر اورافضل ہے ۔ اھـ

شیخ ابن بازرحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا :

کیا مسجدبنانے کے لیے چندہ دینا افضل ہےیا اپنے والدین کی جانب سےحج کی ادائیگي کرنا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

جب مسجد کی تعمیرانتہائي ضروری ہوتونفلی حج کے اخراجات اس مسجد کی تعمیرپرخرچ کرنے افضل اوربہتر ہیں کیونکہ اس کا فائدہ زیادہ اورہمیشگی والا ہے اوراس میں نمازکی ادائیگي میں مسلمانوں کا تعاون بھی ہے ۔

لیکن اگر مسجدکی تعمیر میں وہ خرچہ – یعنی نفلی حج کے اخراجات – صرف کرنا انتہائي ضروری نہ ہوں وہ اس طرح کہ حج والے کے علاوہ کوئي اوربھی اس تعمیر کے اخراجات برداشت کرنے والا ہو اوروہ خود یا کوئي ثقہ آدمی اس کے والدین کی جانب سے حج بھی نفلی کرنا چاہتا ہو توان شاء اللہ افضل اوربہتر یہی ہے کہ حج کرے ، لیکن یہ دونوں کی جانب سے ایک ہی حج میں جمع نہیں ہوسکتے بلکہ ہرایک کی جانب سے علیحدہ علیحدہ حج کرنا ہوگا ۔ اھـ

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ (16 / 368 ـ 372) ۔

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ہمارے خیال میں نفلی حج میں اخراجات کرنے سے جہاد فی سبیل اللہ میں خرج کرنا زیادہ بہتر اورافضل ہے ، کیونکہ نفلی جہاد نفلی حج سے افضل ہے ۔ اھـ کچھ کمی وبشی کے ساتھ ۔

دیکھیں فتاوی ابن عثیمین (2 / 677) ۔

واللہ اعلم .